38287 ـ رمضان المبارك ميں روزہ نہ ركھ كر دن ميں جماع كرنے كا حيلہ كرنا

سوال

ميں چھٹيوں ميں ايك ہفتہ كے ليے اپنے ملك گيا اور جانے سے قبل ميں نے اسے منع كيا كہ ميرے آنے والے دن روزہ نہ ركھے، كيونكہ صبر كم ہونے كى بنا پر ميں گھر جاتے ہى جماع كرنا چاہتا تھا، بيوى نے ميرى بات تسليم كى اور روزہ نہ ركھا اسى روز ہم نے جماع كيا جبكہ ہم روزہ كى حالت ميں نہ تھے كيا ہم گنہگار تو نہيں ہوئے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ دونوں نے ايسا كام رمضان المبارك كے علاوہ كسى اور مہينہ ميں كيا تو اس ميں كوئى حرج نہيں، كيونكہ نفلى روزہ مكمل كرنا لازم نہيں، اگرچہ مسلمان شخص روزہ ركھ بھى چكا ہو، صحيح يہى ہے كہ وہ روزہ توڑ سكتا ہے.

ليكن اگر يہ كام رمضان المبارك ميں ہوا ہو تو يہ بہت عظيم گناہ ہے كيونكہ انسان فرضى روزہ بغير كسى شرعى اور معتبر شرعى عذر كے روزہ نہ ركھنے كى كيسے جرات كر سكتا ہے، بلكہ اس طريقہ سے اللہ تعالى كى حرام كردہ اشياء كے ارتكاب كى جرات كرے ؟

اس بنا پر جو كچھ بھى رمضان ميں ہوا اس كى تفصيل درج ذيل ہے:

اول:

اگر تو آپ اذان فجر سے قبل گھر پہنچ گئے، تو اس دن كا روزہ ركھنا آپ كے ليے لازم ہے، كيونكہ اپنے ملك اور گھر پہنچنے سے آپ كا سفر ختم ہو چكا ہے، اس ليے اگر آپ بيوى سے جماع كرنے كے ليے عمدا اور جان بوجھ كر روزہ نہيں ركھتے، اور نہ ہى آپ كى بيوى روزہ ركھتى ہے تو آپ دونوں گنہگار ہيں اس ليے جماع كى حالت ميں آپ دونوں پر قضاء اور كفارہ مغلظہ ادا كرنا لازم ہو گا.

دوم:

اگر آپ دن كے وقت سفر سے واپس آئيں تو اس ميں صحيح يہى كہ اگر مسافر بغير روزہ كے واپس گھر پہنچ جائے تو اس كے ليے باقى ماندہ دن بغير كھائے كيے بسر كرنا لازم نہيں، كيونكہ روزہ كى قضاء اور كھانے پينے سے ركنا

دونوں جمع نہيں ہوتيں، يہ قول امام احمد رحمہ اللہ كى ايك روايت اور امام شافعيى كا مسلك ہے.

ديكھيں: شرح الشيقح على زاد المسقنع (4 / 282 ـ 285).

ليكن بيوى كو روزہ نہ ركھنے كا حكم دينے سے آپ گنہگار ہونگے، اور آپ كى اطاعت ميں روزہ نہ ركھ كر بيوى بھى گنہگار ہوگى، چاہے وہ آپ كى مجامعت كى بنا پر بھى روزہ نہ ركھے.

اس صورت ميں جماع كرنے پر اكيلى بيوى كے ذمہ قضاء اور كفارہ مغلظہ ہوگا، اس كى تفصيل سوال نمبر (38023) اور (22938) اور (1672) كے جوابات ميں بيان ہو چكى اس ليے آپ ان سوالوں كے جوابات كا مطالعہ كريں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

رمضان المبارك ميں دن كے وقت ايك شخص نے بيوى سے جماع كرنا چاہا تو كوئى چيز كھا كر روزہ توڑ ليا اور بيوى سے جماع كيا تو كيا اس شخص پر كفارہ ہو گا يا نہيں ؟

اور بغير كسى عذر روزہ توڑنے والے پر كيا لازم آتا ہے ؟

شيخ الاسلام رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" سب تعريفات اللہ وحدہ كے ليے ہيں وبعد:

اس مسئلہ ميں دو مشہور قول ہيں:

پہلا قول: جمہور علماء مثلا امام مالك، امام احمد، امام ابو حنيفہ وغيرہ كے ہاں كفارہ واجب ہے.

دوسرا قول:

امام شافعى رحمہ اللہ كے ہاں كفارہ واجب نہيں.

علماء كرام كے ہاں اس ميں اختلاف ہے كہ كيا صحيح روزہ توڑنا شرط ہے (يعنى كفارہ مغلظہ واجب ہونے كے ليے كيا صحيح روزہ توڑنا شرط ہے) ؟

امام شافعى رحمہ اللہ وغيرہ اس كى شرط لگاتے ہيں، چنانچہ اگر وہ كھاپى لے اور پھر جماع كرے، يا پھر اس نے رات روزہ ركھنے كى نيت نہ كى اور دن ميں بيوى سے جماع كر ليا، يا پھر جماع كر كے كفارہ ادا كر ليا اور پھر جماع كرے تو اس كے ذمہ كفارہ نہيں (يعنى امام شافعى كے ہاں) كيونكہ اس نے صحيح روزے كى حالت ميں جماع نہيں كيا، اور

امام احمد اپنے ظاہر مذہب اور دوسرے کہتے ہیں:

" بلکہ ان اور اس طرح کی دوسری صورتوں میں اس پر کفارہ ہے، کیونکہ رمضان المبارک میں اس کے لیے دن میں کھانے پینے سے رکنا لازم ہے، چنانچہ وہ فاسد روزے میں ہے، تو اس طرح وہ فاسد احرام کے مشابہ ہوا، جس طرح حاجی حج میں اپنا احرام فاسد کر دے تو پھر احرام کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب کرنا لازم ہے، اگر کسی بھی ممنوعہ چیز پر عمل کرے تو اس کے ذمہ وہی لازم آتا ہے جو صحیح احرام کی حالت میں واجب تھا.

اور اسی طرح جس پر رمضان المبارک کے روزے فرض ہوں تو اس کے ذمہ کھانے پینے سے رکنا واجب ہے، کھانے پینے اور جماع یا نیت نہ کرنے کی بنا پر اس کا روزہ فاسد ہوگا، اور اس کے لیے روزہ کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب لازم ہے.

اس لیے اگر اس نے ان اشیاء میں سے کوئی چیز تناول کی تو اس کے ذمہ وہی کچھ لازم آئیگا جو صحیح روزہ کی حالت میں تناول کرنے سے لازم آتا ہے، اور ان دونوں صورتوں میں قضاء واجب ہے.

اس لیے کہ اس نے دونوں حالتوں میں ہی رمضان المبارک کی حرمت پامال کی ہے، بلکہ یہاں تو حرمت کی پامالی اور بھی زیادہ شدید ہے، کیونکہ اول تو وہ روزہ نہ رکھنے کی بنا پر گنہگار ہے، اور دوم جماع کر کے حرمت پامال کی دو ڈبل گناہ ہوا، چنانچہ اس کے ذمہ یقینی کفار ہے.

اور اس لیے بھی کہ اگر اس طرح کی حالت میں اس پر کفارہ واجب نہیں ہوتا تو ہر ایک کے لیے یہ کفارہ ادا نہ کرنے کا ذیعہ بنےگا، کیونکہ رمضان میں کوئی بھی جماع نہیں کرسکتا، جب تک کہ وہ کھاپی نہ لے، اور پھر وہ جماع کرےگا، بلکہ اس طرح تو یہ اس کے مقصد میں ممد و معاون بنتا ہے، تو کھانے سے قبل اس پر کفارہ ہوگا.

اور جب وہ اور اس کی بیوی کھانا کھا لے اور پھر جماع کرے تو اس پر کفارہ نہیں، یہ تو بہت ہی شنیع عمل ہے، شریعت میں اس طرح کا کوئی عمل وارد نہیں.

دیکھیں: الفتاوی الکبری (2 / 471) مجموع الفتاوی (25 / 260) اور المجموع للنووی (6 / 321).

واللہ اعلم .